نمازِ جنازہ کے بعد

دعا

از

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

یکہ توت پشاور

حروفِ میزان

اُستاذِ کامل، مرشد اکمل، قطب عالم، امیر العصر حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی المعروف مولوی جی صاحب ؒ کی حیاتِ طیبہ پیغمبر اسلام شفیع المذنبین، رحمت للعالمین، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا عمدہ نمونہ تھی۔ رب العالمین جل جلالہ، عم نوالہ وجل مجدہ وعز اسمہ نے آنجناب ؒ کو اپنے حبیب پاک ﷺ کی شانِ رحمت سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا جس کی بدولت قبلہ مولوی جی صاحب ؒ مخلوقِ خدا کو عیال اللہ جان کر اُن کی دستگیری فرماتے رہے۔ آپ کا وجودِ مسعود تمام انسانیت خصوصاً اُمت محمدیہ ﷺ کیلئے رب تعالیٰ کی نشانی اور نعمت تھا۔

اہل نظر سے مخفی نہیں کہ اولیاء کرام پر رب العالمین کی طرف سے جو کرم نوازی ہوتی ہے اسے عوام و خواص تک پہنچانے کیلئے وہ مختلف طریقے بروئے کار لاتے ہیں۔ بقول حضرت بابا عبید اللہ درانی ؒ (بانی پرنسپل انجینئرنگ کالج حال انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور) قبلہ مولوی جی صاحب ؒ عوام کو لنگر غوثیہ اور خواص کو قلم کے ذریعہ اپنے فیوض وبرکات سے بہرہ مند فرماتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے متعدد موضوعات پر کتابیں اور مقالات وغیرہ قلم بند فرمائے جو مسلمانوں کی تعلیم وتربیت اور ہدایت ورہنمائی کیلئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آنجناب ؒ کی حقیقی و معنوی اولاد کو اس طرف خصوصی توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے اور ان کتابوں کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی ضرورت ہے تاکہ آپ کا ہر مرید و عقیدت مند ان کا مطالعہ کر کے آنجناب ؒ کے فیوض وبرکات حاصل کر سکے۔

زیر نظر کتاب آپ نے نماز جنازہ کے بعد دعا کے موضوع پر تحریر فرمائی۔ جس میں بعد از جنازہ دعا کی فضیلت واہمیت کے بارے میں پیارے محبوب ﷺ کی سنت مطہرہ کے ساتھ ساتھ حضرات خلفاء راشدین کی سنت بھی بیان کی گئی ہے۔

کیونکہ موجودہ دور میں بعض لوگوں کی طرف سے دعا پر اعتراضات کئے جاتے ہیں اور پھر سادہ لوح مسلمان ان بدعقیدہ لوگوں کے دھوکے میں آ کر اپنے مردوں کو دعا سے محروم کر دیتے ہیں آپ نے انہیں اس محرومی سے بچانے کیلئے یہ قدم اٹھایا۔ دراصل مردوں کیلئے دعا اور ایصالِ ثواب کا انکار عہد عباسیہ میں فرقہ معتزلہ نے کیا تھا جبکہ اہلسنت اس کے قائل تھے، ہیں اور رہیں گے۔ عصر حاضر میں وہی معتزلہ کی بدعت دوبارہ پھیلائی جارہی ہے۔

مولوی جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس بدعت کے خاتمہ کیلئے اہلسنت کے موقف کو دلائل و براہین سے ثابت فرمایا ہے۔ یہ قبلہ مولوی جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے آخری کتاب ہے جو آنجناب رحمۃ اللہ علیہ کے آٹھویں عرس مبارک پر پہلی مرتبہ شائع کی جارہی ہے۔ آپ نے سب سے پہلی کتاب نماز کے موضوع پر "نماز مقبول" تحریر فرمائی تھی۔

پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں دعا کی بہت زیادہ فضیلت واہمیت بیان فرمائی ہے۔ آپ نے دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا ہے گویا عبادت اور دعا لازم وملزوم ہیں، دوسرے الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ جس طرح زندگی کیلئے دھڑ اور سر کا ہونا لازمی ہے کیونکہ مغز سر میں ہوتا ہے تو اسی طرح دعا کے بغیر عبادت کا تصور ہی نہیں یعنی عبادت بغیر دعا کے ادھوری اور نامکمل رہے گی۔

ویسے عقلی طور پر بھی اگر غور وفکر کیا جائے تو بندہ کیلئے سوائے دعا کے کوئی چارہ کار نہیں کیونکہ بندہ محتاج اور رب تعالیٰ غنی ہے اور یہ دنیا کا دستور ہے کہ حاجتمند غنی کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے۔ دنیوی غنی تو عموماً ایسے ہوتے ہیں کہ لوگوں کی حاجات پوری کرتے کرتے اکتا جاتے ہیں یا ان کے وسائل ختم ہو جاتے ہیں تو پھر وہ اپنا دروازہ بند کر دیتے ہیں لیکن رب تعالیٰ تو ایسا غنی ہے کہ اس کے دربار میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ وہ تو اعلانات فرماتا ہے کہ آؤ مجھ سے مانگو تا کہ میں تمہاری جھولیاں بھر دوں، ارشاد ربانی ہے:

اُجیب دعوت الداع اذا دعان (البقرہ: ۱۸۶)

ترجمہ: میں تو دعا کرنے والے کی دعائیں قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا مانگے۔

یعنی رحمٰن پروردگار کا یہ حکم عام ہے چاہے فرض پڑھنے کے بعد دعا کی جائے یا سنت پڑھنے کے بعد یا نفل پڑھنے کے بعد یا نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دعا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ یہ دعائیں قبول فرماتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے اس قدر واضح حکم کے بعد بھی جو لوگ دعا کے منکر ہیں اور دوسروں کو بھی دعائیں کرنے سے روکنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ وہ کس قدر رب تعالیٰ کے نافرمان اور باغی ہیں حالانکہ ان کے پاس قرآن وحدیث سے ایک بھی دلیل ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کیلئے دعا سے منع فرمایا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند انڈیا سے جب یہ فتویٰ طلب کیا گیا کہ نمازِ جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شرعاً درست ہے کہ نہیں تو جواب دیا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں (مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند انڈیا جلد ۵، صفحہ ۴۳۴)۔

دراصل دعا کرنا رب تعالیٰ کے حضور عجز وانکساری کا اظہار ہے جبکہ دعا سے انکار سرکشی اور تکبر کی علامت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں سرکشی ونافرمانی سے بچائے اور پیارے محبوب ﷺ کے صدقہ میں ہمیں عجز وانکساری اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین و بجاہ نبی الرؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

سید محمد انور شاہ قادری

(کفش بردار) مولوی جی رحمۃ اللہ علیہ

مشکوۃ المصابیح

(باب المشی بالجنازہ، فصل ثانی، اصح المطابع، دہلی ۱۹۳۲ء، صفحہ ۱۴۶)

" و عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم

اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء"

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کیلئے خالص دعا مانگو۔

مفسر قرآن، شارح حدیث حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "جاء الحق" ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور جلد ا، صفحہ ۲۸۱ پر تحریر فرماتے ہیں:

"(فاخلصوا کی) ف سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے فوراً بعد دعا کی جائے بلا تاخیر جو لوگ اس کے معنی کرتے ہیں کہ نماز میں اس کیلئے دعا مانگو وہ ف کے معنی سے غفلت کرتے ہیں، صلیتم شرط ہے اور فاخلصوا اس کی جزاء، شرط اور جزاء میں تغایر ہونا چاہئے نہ یہ کہ اس میں داخل ہو پھر صلیتم ماضی اور فاخلصوا امر ہے جس سے معلوم ہوا کہ دعا کا حکم نماز پڑھ چکنے کے بعد ہے جیسے فاذا طعمتم فانتشروا میں کھا کر جانے کا حکم ہے نہ کہ کھانے کے درمیان اور اذا قمتم الی الصلوٰة فاغسلوا وجوهكم میں نماز کیلئے اٹھنا مراد ہے نہ کہ نماز کا قیام جیسا کہ الی سے معلوم ہوا لہذا یہاں بھی وضو ارادہ نماز کے بعد ہی ہوا اور ف سے تاخیر معلوم ہوئی حقیقی معنی کو چھوڑ کر بلا قرینہ مجازی معنی مراد لینا جائز نہیں ـــــ الخ"

نیز حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز صاحب چمکنی رحمۃ اللہ علیہ فاضل دارالعلوم دیوبند اپنی کتاب "ازھار الحق" میں صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں:

"اذا اور فا شرط و جزاء ہیں اور قاعدہ ہے کہ شرط جزاء پر مقدم ہوتا ہے تو صلوٰۃ

علی المیت مقدم ہے خلوص دعا للمیت پر جیسے اذا جآئک زید فاکرمہ جب تمہارے پاس زید آئے تو اس کی عزت کرو مجیۃ زید اکرام زید پر مقدم ہے جب زید آجائے تو تب اس کی عزت کی جائے گی۔ نیز فـا کے معنی پس اور پھر کے ہیں اور ایسے ہی ثم کے معنی بھی ہیں مگر فرق صرف اتنا ہے کہ فاتعقیب مع الوصل اور ثم، تعقیب مع التراخی کیلئے استعمال ہوتا ہے جس کا معنی اصول طور پر یہ ہوگا کہ نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد میت کیلئے خاص دعا مانگو اگر چہ نمازِ جنازہ میں بھی دعا پڑھی جاتی ہے مگر اس کے بعد والی دعا میں صرف اس میت کیلئے خصوصی دعا مانگی جاتی ہے''۔

ان جید ترین علماء کرام کی تشریحات سے واضح ہو گیا ہے کہ اس حدیث مبارک میں شفیع المذنبین، رحمت للعالمین ﷺ نے امت محمدیہ کو یہ حکم فرمایا ہے کہ وہ نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد اپنے اس مسلمان مردہ بھائی یا بہن کیلئے دعا کریں جس کی انہوں نے نمازِ جنازہ پڑھی بلکہ خاص طور پر مردے کا نام لے کر اس کیلئے دعائے مغفرت کرنی چاہئے کیونکہ حضور ﷺ کی سنت مبارکہ سے نام لے کر دعا کرنا بھی ثابت ہے جیسا کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے:

انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول اللھم فلان ابن فلان فی ذمتک و جعل جوارک فقہ فتنۃ القبر و عذاب النار انت اھل الوفاء و الحق اللھم فاغفرلہ و ارحمہ فانک انت الغفور الرحیم (الفتح الربانی لترتیب مسند امام احمد بن حنبل مع شرح بلوغ الامالی من اسرار الفتح الربانی، دار احیاء تراث بیروت جلد ۷ صفحہ ۲۳۶-۳۷)

ترجمہ: یہ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے سپرد ہے اور تیرے جوارِ رحمت میں ہے، پس تو اسے قبر اور آگ کے عذاب سے

بچا تو وعدہ ایفا کرنے والا ہے اور سچا ہے۔ اے اللہ پس اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما تو بہت زیادہ بخشنے والا مہربان ہے۔

چونکہ اس حدیث میں مردے کا نام لے کر دعا کی گئی جبکہ نمازِ جنازہ کے اندر والی دعا میں مردہ کا نام نہیں لیا جاتا لہٰذا حضور اکرم ﷺ سے جنازہ کے بعد نام لے کر دعا کرنا ثابت ہو گیا۔ اس طرح جنازہ کے بعد دعا کا انکار حدیث نبوی ﷺ کا انکار ہے۔

السیرۃ النبویۃ لابن ہشام

(مکتبۃ الکلیات الازہریہ القاہرہ طبعہ الثالثہ ۱۹۷۸ء الجزء الاول صفحہ ۲۹۴)

"لما مات النجاشی صلی علیه و استغفر له"

ترجمہ: جب نجاشی (شاہِ حبشہ) نے وفات پائی تو آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی اور اس کیلئے دعائے مغفرت فرمائی اور یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فعلی حدیث ہے یعنی حضور ﷺ نے خود بھی نمازِ جنازہ کے بعد دعا فرمائی اور گزشتہ حدیث جو قولی حدیث کے زمرہ میں آتی ہے اس میں نماز جنازہ کے بعد دوسروں کو میت کے حق میں دعا کی تلقین کی گئی ہے۔ نیز ایک دوسری فعلی حدیث نبویہ ﷺ ملاحظہ فرمائیں جس میں دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ نے ان کیلئے دعائے مغفرت فرمائی۔

شرح فتح القدیر للعاجز الفقیر محمد بن عبد الواحد

(جلد نمبر ۲، صفحہ ۸۱، مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت لبنان) اور

شرح وقایہ (اردو)

(جلد نمبر ۱، صفحہ ۱۵۸، مطبوعہ مطبع احمدی کانپور ۱۳۱۱ھ)

"حدثنی محمد بن صالح عن عاصم بن عمرو بن قتادہ و حدثنی عبد الجبار بن عمارہ بن عبد اللہ بن ابی بکر قال لما التقی الناس

بموتة جلس رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم على المنبر و كشف له ما بينه و بين الشام فهو ينظر الى معركهم فقال عليه السلام اخذ الراية زيد بن حارثة فمضى حتى استشهد و صلى عليه و دعا له و قال استغفروا له دخل الجنة و هو يسعى ثم اخذ الراية جعفر بن ابى طالب فمضى حتى استشهد فصلى عليه و دعا له و قال استغفروا له دخل الجنة و هو يطير فيها بجناحين حيث شاء"

ترجمہ: مجھے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے وہ عاصم بن عمرو بن قتادہ سے روایت کرتے ہیں اور حدیث بیان کی مجھے عبدالجبار بن عمارہ نے وہ عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنگ موتہ میں مصروف تھے تو رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ میں) منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ظاہر ہوا آپ ﷺ کے سامنے ملک شام (یعنی مدینہ منورہ اور ملک شام تک کے فاصلے آپ ﷺ کیلئے سمیٹ دیئے گئے) اور آپ ﷺ ان کی لڑائی کو ملاحظہ فرمارہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ نشان (علم جہاد) زید بن حارثہ ﷛ نے لیا، وہ آگے بڑھے اور شہید ہو گئے، اور حضور ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور اُن کے واسطے دعا کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا کہ بخشش مانگو اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کے واسطے وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ جنت میں گھوم رہا ہے پھر جعفر بن ابی طالب ﷛ نے نشان (علم جہاد) لیا اور آگے بڑھے اور پھر شہید ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے ان پر (نماز جنازہ) پڑھی اور دعا کی ان کے واسطے اور (صحابہ کرام) سے فرمایا کہ بخشش مانگو اللہ سے ان کیلئے اور وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہ جنت میں اپنے دونوں بازوؤں کے ساتھ جہاں چاہیں اڑتے پھرتے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ میں دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ آپ ﷺ نے پڑھائی، اس کے بعد خود بھی دعا فرمائی اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی تلقین فرمائی کہ وہ

بھی اپنے شہید بھائیوں کیلئے مغفرت کی دعا مانگیں حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے دونوں صحابہ کے جنت میں داخل ہونے کی بھی خبر حق دی لیکن دعا کرنے اور کروانے کا مقصد صرف تعلیم امت تھا کہ اگر تم میں سے کوئی مر جائے تو اُس کیلئے نمازِ جنازہ پڑھ چکنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت کی دعا ضرور طلب کرو۔

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع

(علامہ علاؤالدین الکاسانی رحمۃ اللہ علیہ جلد ا، صفحہ ۳۱۱، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان ۱۹۸۶ء)

"روی ان النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم صلّٰی علی جنازۃ فلما فرغ جاء عمرو معہ قوم فاراد ان یصلی ثانیا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم الصلٰوۃ علی الجنازۃ لا تعاد ولکن ادع للمیت و استغفر لہ و ھذا نص فی الباب"

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کی نمازِ جنازہ پڑھائی پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے، ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے تو انہوں نے چاہا کہ وہ بھی اس میت پر دوبارہ نماز پڑھیں مگر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نمازِ جنازہ کا اعادہ نہیں کیا جاتا لیکن (اب) تم میت کیلئے بخشش کی دعا اور استغفار ضرور کرو ــــ و ھذا نص فی الباب

مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(تالیف یوسف اوزبک، دارالمامون للتراث بیروت جلد ۷، صفحہ ۲۷۰۳)

"اخبرنا ابو نصر بن قتادۃ انباء ابو عمرو بن نجید انباء ابو مسلم حدثنا ابو عاصم عن سفیان عن شبیب بن غرقدۃ عن المستظل ان علیا رضی اللہ عنہ صلّٰی علی جنازۃ بعد ما صلی علیھا"

ترجمہ: خبر دی ہمیں ابونصر بن قتادہ نے، انہیں ابوعمرو بن نجید نے اور انہیں ابومسلم نے خبر دی

اسے ابو عاصم نے حدیث بیان کی وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں، وہ شبیب بن غرقدہ سے اور وہ مستظل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ﷜ نے ایک جنازہ پڑھایا اور نمازِ جنازہ کے بعد اس میت کیلئے دعا فرمائی۔ یہ روایت حدیث کی مشہور ومعروف کتاب البیہقی کی سنن الکبریٰ میں موجود ہے۔ نیز اسے تمہید ابن عبد البر میں حضرت امام احمد بن حنبل ﷫ کی روایت سے بھی بیان کیا گیا ہے اور اس میں خلیفہ راشد، امیر المومنین، امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے فعل مبارک سے نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت موجود ہے۔ اب امام الاولیاء سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ایک دوسری روایت ملاحظہ فرمائیں جس میں جنازہ کے بعد کی جانے والی دعا کے الفاظ بھی موجود ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ فی الاحادیث

والآثار للحافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ

(الجزء الثالث صفحہ ۲۱۲، کتاب الجنائز باب فی الدعاء للمیت،

مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء)

"حدثنا علی بن مسھر عن الشیبانی عن عمیر بن سعید قال صلیت مع علی علیٰ یزید بن المکفف فکبر علیه اربعًا ثم مشٰی حتی اتاه فقال اللھم عبدک و ابن عبدک نزل بک الیوم فا غفرله ذنبه و وسع علیه مدخله فانا لا نعلم منه الا خیرًا و انت اعلم به"

ترجمہ: ہمیں حدیث بیان کی علی بن مسہر نے وہ روایت کرتے ہیں شیبانی سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اقتداء میں یزید بن المکفف کی نمازِ جنازہ پڑھی، پس آپ کرم اللہ وجہہ نے اُن پر چار تکبیریں کہیں، پھر (نماز کے بعد) میت کے قریب تشریف

لے گئے اور یہ دعا فرمائی: اللھم عبدک و ابن عبدک نزل بک الیوم فاغفر له ذنبه ووسع علیه مدخله فانا لا نعلم منه الا خیراً و انت اعلم به۔

المبسوط

(شمس الائمہ شمس الدین السرخسی رحمۃ اللہ علیہ

جلد نمبر۲، صفحہ ۶۷، دار المعرفہ بیروت لبنان)

روی عن ابن عباس رضی الله عنهما و ابن عمر رضی الله عنهما انهما فاتهما الصلٰوة علی جنازة فلما حضرا ما زادا علی الا استغفار له و عبد الله بن سلام رضی الله عنه فاتته الصلٰوة علی جنازه عمر فلما حضر قال ان سبقتمونی بالصلٰوة علیه فلا تسبقونی بالدعاء له

ترجمہ: حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازہ میں نماز پڑھنے سے رہ گئے تو اسی جنازہ پر حاضر ہو کر اس کی بخشش کی دعا مانگی نیز حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھنے سے رہ گئے تو جب جنازہ پر پہنچے تو (آپ نے بلند آواز سے) فرمایا کہ آپ لوگوں نے اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نماز میں مجھ سے پہل کر لی ہے تو ان کیلئے دعا کرنے میں تم مجھ سے پہل نہ کرو (میرا انتظار کرو)۔

اس سے واضح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بعد نمازِ جنازہ دعا کیا کرتے تھے۔ نیز ان ہر دو روایات کو علامہ علاؤالدین الکاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع کی جلد نمبر ا، صفحہ ۳۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمی بیروت لبنان، میں بھی نقل فرمایا ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل دار صادر بیروت

جلد۴، صفحہ۳۵۶، الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی مع شرح بلوغ الامالی من اسرار الفتح الربانی تالیف احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد البنا الشہیر بالساعاتی دار احیاء تراث بیروت جلد۷، صفحہ۱۳۶، دعا بعد نماز جنازہ۔ مولف مفتی خلیل الرحمٰن صفحہ۲۷-۲۸ یہاں پر مفتی صاحب کے حوالہ سے حدیث نقل کی جاتی ہے:

" عن عبد اللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ عنہ وکان من اصحاب الشجرۃ فماتت ابنۃ لہ وکان یتبع جنازتھا علی بغلۃ خلفھا فجعل النساء یبکین فقال لا ترثین فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی والہ و صحبہ وسلم نھی عن المراثی فتفیض احداکن من عبرتھا ماشائت ثم کبر علیھا اربعا، ثم قام بعد الرابعۃ قدر ما بین التکبیر تین یدعوا ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصنع فی الجنازۃ ھکذا

ترجمہ: عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے اور وہ ان حضرات میں سے تھے جو شجرۃ الرضوان کے تحت بیعت میں موجود تھے سو اُن کی لڑکی فوت ہوگئی اور وہ اپنی خچر پر سوار جنازہ کے پیچھے جا رہے تھے کہ عورتوں نے رونا (پیٹنا) شروع کر دیا تو انہوں نے فرمایا کہ مرثیہ نہ کرو اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرثیوں سے منع فرمایا ہے سو تم میں سے جو چاہے روئے اور اپنی آنکھوں سے پانی (آنسو) بہائے پھر اس پر چار تکبیریں کہیں اور نماز جنازہ پڑھ لینے کے بعد دو تکبیروں کے برابر دعا کرتے رہے پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی جنازہ میں اسی طرح کیا کرتے تھے۔ (بیہقی و فتح الربانی) پس معلوم ہوا کہ جنازہ کے بعد دعا میت کیلئے سنت ہے اور حضور نبی کریم ﷺ نے اس پر مواظبت کی ہے اسلئے کہ لفظ یصنع مضارع ہے اور مضارع برائے استمرار ہے کذافی فتح القدیر و کبیری و شامی۔

یاد رہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ﷺ ایک جلیل القدر صحابی ہیں جو ۶ ہجری میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ کے مقام پر جہاد کی بیعت کرنے والوں میں شامل تھے چونکہ یہ بیعت ایک درخت کے نیچے کی گئی تھی ۔لہٰذا یہ بیعت شجرہ کے نام سے مشہور ہے اور اسے بیعت رضوان بھی کہا جاتا ہے اور اس کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے تو ایسے کبیر صحابی کے عمل سے بھی جنازہ کے بعد دعا کرنا ثابت ہوا کیونکہ چوتھی تکبیر کے بعد تو سلام پھیرا جاتا ہے اور پھر دو تکبیروں کے برابر آپ نے کھڑے ہو کر دعا فرمائی اور مزید یہ وضاحت بھی فرمائی کہ پیارے محبوب ﷺ بھی نماز جنازہ کے بعد اسی طرح دعا فرمایا کرتے تھے۔

شرحِ وقایہ

(مطبوعہ ہندو پریس دہلی ۱۲۹۹ھ، صفحہ ۲۲۴

اس کے حاشیہ پر کافی کے حوالے سے لکھا ہے)

"ومن صلّى صلاة الجنازة و لم يقرء الدعاء لا يجوز جنازة لان الدعاء شرط بعد الصلٰوة وقال المعتزله لا يفيد الدعاء بعد صلٰوة الجنازة لان الصلٰوة دعاء من وجه قلت امر رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم بدعاء بمكة حين سئل عمر رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم اى فائدة بدعاء بعد صلٰوة الجنازة فقال رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم هذا امر منهى فى حق الكافرين نقل درر

ترجمہ: جس نے نماز جنازہ پڑھی اور دعا نہ کی تو اس کی (یہ نماز) جنازہ جائز نہ ہوئی اسلئے کہ نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد دعا شرط ہے اور معتزلہ نے کہا ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا کوئی فائدہ نہیں اسلئے کہ نمازِ جنازہ بذاتِ خود دعا ہے ۔میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں دعا کرنے کا حکم فرمایا جبکہ حضرت عمر فاروق ﷺ نے رسول اکرم ﷺ سے

دریافت فرمایا کہ نمازِ جنازہ کے پڑھنے کے بعد دعا کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ پس حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کافروں کے حق میں دعا کرنا منع کیا گیا ہے (لہٰذا تم دعا کرو) نقل کیا گیا ہے دُرر سے۔

نماز کے مفصل احکام ومسائل

علامہ سید محمد خلیل احمد قادری اشرفی مرحوم بن حضرت علامہ ابو الحسنات رحمۃ اللہ علیہ، خطیب جامع مسجد وزیر خان لاہور، صفحہ ۳۲ (نماز جنازہ) مطبوعہ جامعہ حسنات العلوم نزد مسجد وزیر خان لاہور۔

''دعا کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں اور صفیں توڑ کر دعا مانگیں''

تنویر الایمان

ازعلامہ سید احمد شاہ سوات، صفحہ ۱۴۷

"فیکون الدعا بعد صلٰوۃ الجنازۃ امر مستحسن کما فی الدرر"

ترجمہ: نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا ایک مستحسن امر ہے جیسا کہ دُرر میں آیا ہے۔

یہی صاحبِ تنویر الایمان صفحہ ۱۴۷ پر لکھتے ہیں:

"و یثبت الدعا بقول الفقهاء الکرام بعد صلٰوۃ الجنازۃ کما قالوا و لا یدعوا بعده (ای تکبیر الرابع قبل السلام) و کذٰلک قالوا و لا یقوم بالدعا بعد صلٰوۃ الجنازۃ (ای بل یدعون وهم جلوس او یخلطون الصفوف) لئلا یشبهه المزید فی صلٰوۃ الجنازۃ فی حال تسویۃ الصفوف و اذا جلسوا فلا باس به"

ترجمہ: اور دُعا بعد از نمازِ جنازہ فقہائے کرام کے اقوال سے ثابت ہے اور جہاں تک ان کے

اس قول کا تعلق ہے کہ اس کے بعد دعا نہ مانگی جائے تو اس کا تعلق نمازِ جنازہ کی چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے والی حالت سے ہے اور جہاں تک یہ قول ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دعا نہ کی جائے تو اس سے مراد سلام پھیرنے کے بعد صفوں میں ہی کھڑے کھڑے دعا ہے کہ اس سے نمازِ جنازہ کی مشابہت مزید ثابت ہوتی ہے لیکن اگر صفیں توڑ کر یا بیٹھ کر دعا کی جائے تو اس کی ممانعت نہیں ہے۔

دعا بعد نماز جنازہ

مولف حضرت علامہ مولانا مفتی خلیل الرحمٰن صاحب،
دار المبلغین شرقپور شریف شیخوپورہ صفحہ ۴۰

"و نزد حنفیه دعا بعد صلوٰة الجنازة طریقه مسنونه است منقوله از سلف صالحین است چرا که صلوٰة الجنازه مامور به است و بعد از فراغ از مامور به دعا کردن مستحسن بلکه واجب است کما فی حاشیه شیخ زاده علی البیضاوی"

ترجمہ: اور حنفیہ کے نزدیک دعا بعد نمازِ جنازہ طریقہ مسنون ہے اور سلف صالحین سے منقول ہے اسلئے کہ نمازِ جنازہ مامور بہ ہے اور مامور بہ سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرنا مستحسن بلکہ واجب ہے جیسا کہ حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی میں تصریح ہے۔

یہی مفتی سرحد حضرت علامہ خلیل الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی فقہاء کرام کی عبارات پر روشنی ڈالتے ہوئے صفحہ ۳۵-۳۶ پر لکھتے ہیں جس کا ذکر مفتی سوات سید احمد شاہ صاحب نے بھی کیا ہے:

"جس عبارتِ فقہ کو فقہاء کرام نے وضع کیا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے معنی و مطالب پر وہی لوگ واقف ہیں اور فقہاء عباراتِ فقہ کی جو وضاحت کریں گے وہی صحیح ہوگی نہ کہ دوسرے لوگوں کی۔ فقہاء کرام نے عبارتِ مذکورہ کا مطلب یہ

بیان فرمایا ہے کہ نمازِ جنازہ میں تکبیر چہارم کے بعد کھڑے کھڑے سلام سے قبل دعا نہ کی جائے اور سلام کے بعد بھی جب صفوف اپنی اصلی حالت میں ہوں دعا نہ کی جائے کیونکہ اس میں مشابہت پائی جاتی ہے زیادتی کی نمازِ جنازہ پر، اب اگر سلام پھیر کر حالت جلوس میں یعنی بیٹھ کر دعا کی جائے یا پھر صفوف توڑ کر اگر کھڑے کھڑے بھی کی جائے تو یہ بالکل جائز ہے''۔

گزشتہ صفحات میں قرآن وحدیث کی روشنی میں دعا کی فضیلت واہمیت بیان کی گئی خصوصاً نمازِ جنازہ کے بعد دعا کے سلسلہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے فرمودات ومعمولات، حضرات خلفاء راشدین اور اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے افعال مبارکہ پیش کئے گئے، نیز اس سلسلہ میں آپ نے حضرات علماء کرام خصوصاً فقہاء کرام کے اقوال اور ان کی وضاحت بھی ملاحظہ فرمائی جس سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہوگئی کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چودہ صدیوں سے ہمارے علماء ومشائخ اہلسنت اس پر پوری طرح عمل پیرا ہیں۔

البتہ ایک فرقہ اس کا منکر تھا جس کا نام معتزلہ تھا یہ لوگ ایصالِ ثواب اور دعا کے منکر تھے چنانچہ اُن کے ہم نوا آج بھی دعا بعد از نمازِ جنازہ اور سوادِ اعظم اہلسنت کے دیگر امور مستحسنہ کا انکار کرتے ہیں، ان لوگوں کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا ملت اسلامیہ محمدیہ ﷺ کو اپنے اکابرین اہلسنت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دعا بعد از نمازِ جنازہ کو اپنا معمول بنانا چاہئے اور مخالفین کے گمراہ کن پروپیگنڈے پر توجہ نہیں دینی چاہئے۔

ہمارے علماء ومشائخ اہلسنت نے اپنی تحریروں میں قرآن وحدیث سے استفادہ کرتے ہوئے دعا بعد نمازِ جنازہ کی بھرپور وضاحت فرمائی ہے۔ اس ضمن میں مزید تفصیل کیلئے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ''بذل الجوائز''، پیر طریقت حضرت علامہ پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی ''الاجازۃ للذکر والدعاء''، مفسر قرآن، شارح حدیث، مفتی اہلسنت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

(گجرات) کی "جاءالحق"، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا شائستہ گل صاحب المعروف متہ مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مردان) کی "اثبات الاغراض"، مفتی سوات علامہ اجل فقیہ بے بدل حضرت علامہ سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سوات) کی "تنویر الایمان"، فاضل دیوبند حضرت علامہ مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (چمکنی پشاور) کی "ازھار الحق"، خطیب جامع مسجد وزیر خان لاہور حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "نماز کے مفصل احکام و مسائل"، مفتی سرحد حضرت علامہ مولانا خلیل الرحمان (گلوزئی پشاور) کی "دعا بعد نمازِ جنازہ"، مفسر قرآن فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا فیض محمد اویسی کی "دعا بعد نمازِ جنازہ"، حضرت علامہ مولانا ظاہر شاہ میاں صاحب (مدین سوات) کی "اظہار حق"، ڈاکٹر مظہر شاہ صاحب (صوابی) کی "نداء الحق" اور پروفیسر محمد انور بابر چشتی (لکی مروت) کی "سبیل نجات" کا مطالعہ مفید اور کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔

آخر میں یہ فقیر عزیزم سید محمد انور شاہ قادری (ایم اے) اور سید یاسر بخاری (متعلم ایل ایل بی) کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس رسالہ کی تیاری میں قلمی معاونت کی اللہ تعالیٰ ان کی یہ مساعی جمیلہ اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرمائے اور انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

امین ثم امین و بجاہ نبی الرؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

یکہ توت پشاور شہر